اُردو ترجمہ نحو میر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے اور نیک انجام متقی لوگوں کیلئے ہے اور بہترینِ خلائق یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور اِن کی تمام آل پر درود و سلام ہو۔

اَمَّا بَعد تو جان لے (اللہ تعالیٰ تجھے سیدھے راستے پر چلائے) کہ علمِ نحو میں لکھا گیا یہ مختصر رِسالہ ہے جو اللہ کی توفیق اور اس کی مدد سے مبتدی کو لغت کے مُفرَدات یاد کرنے، اِشتِقاق کو پہچاننے اور صَرف کی ضروری چیزیں یاد کرنے کے بعد بآسانی عربی ترکیب کی کیفیت کی راہ دکھلاتا ہے اور بہت جلدی مُعرَب و مَبنی کو پہچاننے اور عبارت صحیح پڑھنے میں قوّت دیتا ہے۔

فصل

تو جان لے کہ عربی زُبان میں استعمال ہونے والے الفاظ دو قسم پر ہیں: مُفرَد اور مُرکّب ۔ مفرد وہ لفظ ہے جو اکیلا ہو اور ایک معنی پر دلالت کرے۔ اس کو "کلمہ" بھی کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین اقسام ہیں جیسے اسم: رَجُلٌ، فعل: جیسے ضَرَبَ اور حرف: جیسے ھَلْ جیسا کہ صَرف میں معلوم ہوا۔

بہر حال مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مِل کر بنا ہو اور مرکب کی دو قسمیں ہیں: مُفید اور غیر مفید۔ مرکب مفید وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اس پر سکوت کرے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو اور اس کو "جملہ" اور "کلام" بھی کہتے ہیں۔ پھر جملہ کی دو قسمیں ہیں: خبریہ اور اِنشائیہ۔

فصل

تو جان لے کہ جملہ خبریہ وہ جملہ ہے کہ اس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کر سکیں اور جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: اوّل: وہ جملہ جس کا پہلا جز اسم ہو اور اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ (زید جاننے والا ہے) اس کا پہلا جز "مُسْنَد اِلَیہ" ہے اور اس کو "مُبْتَدا" کہتے ہیں اور دوسرا جز "مُسْنَد" ہے اور اس کو "خبر" کہتے ہیں۔ دوم: جملہ ہے کہ جس کا پہلا جز فعل ہو اور اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) اس کا پہلا جز "مسند" ہے اور اس کو "فعل" کہتے ہیں اور دوسرا جز "مسند الیہ" ہے اور اس کو "فاعل" کہتے ہیں۔

اور تو جان لے کہ مسند، حکم ہے اور مسند الیہ وہ ہے کہ جس پر حکم لگایا جائے۔ اسم مسند اور مسند الیہ ہو سکتا ہے، فعل مسند ہوتا ہے اور مسند الیہ نہیں ہو سکتا اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔

تو جان لے کہ جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے کہ جس کے کہنے والے کو سچ اور

جھوٹ کے ساتھ موصوف نہ کرسکیں اور جملہ انشائیہ کی چند اقسام ہیں: اَمر: جیسے اِضْرِبْ اور نَہی: جیسے لَا تَضْرِبْ اور استِفہام: جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ اور تمنّی: جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ اور ترجّی: جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ اور عقود: جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ اور نِدا: جیسے يَا اَللهُ اور عرض: جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا اور قسم: جیسے وَاللهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا اور تعجب: جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِهٖ

فصل

تو جان لے مُرکب غیر مفید وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اس پر سکوت کرے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو اور مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں:

اوّل: مرکب اضافی: جیسے غُلَامُ زَيْدٍ پہلے جز کو مضاف اور دوسرے جز کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

دوم: مرکب بنائی اور مرکب بنائی وہ مرکب غیر مفید ہے کہ دو اسموں کو ایک کر دیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے لیکر تِسْعَةَ عَشَرَ تک جو کہ اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّ عَشَرٌ تھے، واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر دیا اور دونوں جز فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کیونکہ اس کا پہلا جز مُعْرَب ہے۔

سوم: مرکب منع صرف: اور مرکب منع صرف وہ مرکب غیر مفید ہے

کہ دو اسموں کو ایک کیا ہو لیکن دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو جیسے بَعْلَبَكّ وَحَضْرَ مَوْتُ ان کا پہلا جز اکثر علماء کے مذہب کے مطابق مبنی بر فتحہ ہے اور دوسرا جز معرب ہے۔

تو جان لے کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جز ہوتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ، عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا، وجَاءَ بَعْلَبَكُّ

فصل

تو جان لے کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ چاہے وہ دو کلمے لفظاً ہوں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ وَزَیْدٌ قَائِمٌ یا تقدیراً ہوں جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں چھپا ہوا ہے اور اس سے زیادہ بھی ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔

تو جان لے کہ جب جملے کے کلمات زیادہ ہوں تو اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے جُدا کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ معرب ہے یا مبنی؟ اور عامل ہے یا معمول؟ نیز یہ بھی معلوم کرنا چاہئے کہ کلمات کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح ہے تا کہ مسند اور مسند الیہ ظاہر ہو جائیں اور جملے کا معنی تحقیق کے ساتھ معلوم ہو جائے۔

فصل

تو جان لے کہ اسم کی علامت یہ ہے کہ الف ولام یا حرفِ جَر اس کے شروع میں ہو جیسے اَلْحَمْدُ وَبِزَیْدٍ یا تنوین اس کے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ یا

مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یا مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ یا مُصَغَّر ہو جیسے قُرَیْشٌ یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ یا مُثَنّٰی ہو جیسے رَجُلَانِ یا جمع ہو جیسے رِجَالٌ یا موصوف ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ یا تائے متحرک اس کے ساتھ ملی ہوئی ہو جیسے ضَارِبَۃٌ

اور فعل کی علامت یہ ہے کہ قَدْ اس کے شروع میں ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ یا "سین" ہو جیسے سَیَضْرِبُ یا سَوْفَ ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرفِ جزم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل اس کے ساتھ ملی ہوئی ہو جیسے ضَرَبْتَ یا تائے ساکن ہو جیسے ضَرَبَتْ یا اَمر ہو جیسے اِضْرِبْ یا نَہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ

اور حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم اور فعل کی علامات میں سے کوئی علامت اس میں نہ ہو۔

فصل

تو جان لے کہ عربی کے تمام کلمات کی دو قسمیں ہیں: معرب اور مبنی۔

مُعرب وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جاتا ہو جیسے زَیْدٌ، جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَرَأَیْتُ زَیْدًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ جَاءَ عامل ہے، زَیْدٌ معرب ہے، ضمہ اِعراب ہے اور دال محلِ اعراب۔ اور مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔ جیسے ھٰؤُلَاءِ، جَاءَنِیْ ھٰؤُلَاءِ وَرَأَیْتُ ھٰؤُلَاءِ وَمَرَرْتُ بِھٰؤُلَاءِ کہ یہ رفع، نصب اور جر کی حالت

میں یکساں ہے۔

فصل

تو جان لے کہ تمام حروف مبنی ہیں اور افعال میں سے فعل ماضی اور ہر امر حاضر معروف اور فعل مضارع بھی نونِ جمع مؤنث اور نون تاکید کے ساتھ مبنی ہے۔ تو جان لے کہ اسم غیر متمکن مبنی ہے بہر حال اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نونِ جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔ چناں چہ عربی زبان میں ان دو قسموں سے زیادہ معرب نہیں ہیں باقی تمام مبنی ہیں اور اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت رکھے اور مبنی اصل تین چیزیں ہیں: فعل ماضی، امر حاضر معروف اور تمام حروف۔ اور اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو۔

فصل

تو جان لے کہ اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں:

اوّل مضمرات:

جیسے أَنَا (میں ایک مرد اور عورت)، ضَرَبْتُ (مارا میں نے)، إِيَّايَ (خاص مجھ کو)، ضَرَبَنِي (مارا مجھ کو) اور لِي (میرے لئے)۔ یہ کل ستر ضمیریں ہیں:

چودہ مرفوع متصل:

ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ
ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ

اور چودہ مرفوع منفصل:

اَنَا نَحْنُ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُمَا هُنَّ

اور چودہ منصوب متصل:

ضَرَبَنِي ضَرَبَنَا ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا
ضَرَبَكُنَّ ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ

اور چودہ منصوب منفصل:

اِيَّايَ اِيَّانَا اِيَّاكَ اِيَّاكُمَا اِيَّاكُمْ اِيَّاكِ اِيَّاكُمَا اِيَّاكُنَّ اِيَّاهُ اِيَّاهُمَا
اِيَّاهُمْ اِيَّاهَا اِيَّاهُمَا اِيَّاهُنَّ

اور چودہ مجرور متصل:

لِي لَنَا لَكَ لَكُمَا لَكُمْ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ لَهُ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ

دوم، اسمائے اِشارات:

ذَا وذَانِ وذَيْنِ وتَا وتِيْ وتِهْ وذِهْ وذِهِيْ وتِهِيْ وتَانِ وتَيْنِ و اُولَآءِ
مَدّ کے ساتھ و اُولٰی قصر کے ساتھ۔

سوم، اسمائے موصولہ:

اَلَّذِيْ اَللَّذَانِ وَاللَّذَيْنِ وَاللَّذِيْنَ اَلَّتِيْ اَللَّتَانِ وَاللَّتَيْنِ وَاللَّاتِيْ

وَاللَّوَاتِیْ ومَا ومَنْ واَیٌّ واَیَّۃٌ اور الف لام اسم فاعل واسم مفعول میں اَلَّذِیْ کے معنی میں ہے جیسے اَلضَّارِبُ وَ الْمَضْرُوْبُ اور ذُوْ بنی طے کی لغت میں اَلَّذِیْ کے معنی میں ہے جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ جان لے کہ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ معرب ہیں۔

چہارم، اسمائے افعال:

اور اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں: اول بمعنی امر حاضر جیسے رُوَیْدَ وبَلْہَ وحَیَّهَلْ وهَلُمَّ دوم جو فعل ماضی کے معنی میں ہوں جیسے هَیْهَاتَ وشَتَّانَ۔

پنجم، اسمائے اصوات:

جیسے اُحْ اُحْ واُفْ وبَخٍّ ونَخَّ وغاقِ

ششم، اسمائے ظروف:

ظرفِ زمان جیسے اِذْ واِذَا ومَتٰی و کَیْفَ واَیَّانَ واَمْسِ ومُذْ ومُنْذُ و قَطُّ وعَوْضُ و قَبْلُ وبَعْدُ جس وقت کہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو اور ظرفِ مکان جیسے حَیْثُ وقُدَّامُ و تَحْتُ وفَوْقُ جس وقت کہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔

ہفتم، اسمائے کنایات:

جیسے کَمْ و کَذَا عدد سے کنایہ ہیں اور کَیْتَ وذَیْتَ بات سے کنایہ ہیں۔

ہشتم، مرکب بنائی:

جیسے اَحَدَ عَشَرَ

فصل

تو جان لے کہ اسم کی دو قسمیں ہیں: معرفہ اور نکرہ

مَعْرِفہ: وہ اسم ہے جو مُعَیَّن چیز کیلئے وضع کیا جائے اور معرفہ کی سات قسمیں ہیں:

اوّل: مُضْمَرات، دوم: اَعْلَام جیسے زَیْدٌ و عَمْرٌو، سوم: اسمائے اشارات، چہارم: اسمائے موصولہ اور ان دو قسموں کو مُبْہَمات کہتے ہیں، پنجم: معرفہ بہ ندا جیسے یَارَجُلُ، ششم: معرِفہ بالف ولام جیسے اَلرَّجُلُ، ہفتم: ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُہٗ و غُلَامُ زَیْدٍ و غُلَامُ ھٰذا و غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ و غُلَامُ الرَّجُلِ۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معین چیز کیلئے وضع کیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ و فَرَسٌ۔

تو جان لے کہ اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر و مونث

مُذَکَّر: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث نہ ہو جیسے رَجُلٌ

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ اور علامتِ تانیث چار ہیں: تا جیسے طَلْحَۃُ اور الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی اور الف ممدودہ جیسے حَمْرَآءُ اور تائے مُقَدَّرہ جیسے أَرْضٌ جو کہ اصل میں اَرْضَۃٌ تھا اُرَیْضَۃٌ

کی دلیل سے کیونکر تصغیر اسماء کو اپنی اصل پر لے آتی ہے اور اس مؤنث کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

تو جان لے کہ مؤنث کی دو قسمیں ہیں: حقیقی و لفظی۔

حقیقی: وہ مؤنث ہے کہ جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر ہو جیسے اِمْرَأَةٌ کہ اسکے مقابلے میں رَجُلٌ ور نَاقَةٌ کہ اسکے مقابلے میں جَمَلٌ ہے۔

لفظی: وہ مؤنث ہے کہ جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر نہ ہو جیسے ظُلْمَةٌ و قُوَّةٌ

تو جان لے کہ اسم کی تین قسمیں ہیں: واحد، مُثَنّٰی و مجموع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ

مُثَنّٰی: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے بایں سبب کہ اس کے آخر میں ''الف'' یا ''یاء ماقبل مفتوح'' اور نون مکسورہ ملا ہوا ہو۔ جیسے رَجُلَانِ و رَجُلَیْنِ

مجموع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے بایں سبب کہ اس کے واحد میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو لفظاً جیسے رِجَالٌ یا تقدیراً جیسے فُلْكٌ کہ اس کا واحد بھی فُلْكٌ ہے قُفْلٌ کے وزن پر اور اس کی جمع بھی فُلْكٌ ہے اُسُدٌ کے وزن پر۔

تو جان لے کہ لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع تکسیر، جمع تصحیح۔

جمع تکسیر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے۔ جیسے رِجَالٌ و مَسَاجِدُ اور ثلاثی میں جمع تکسیر کے اوزان سَماع کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، قیاس کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ بہر حال رُباعی و خُماسی میں جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ جَعَافِرُ وَجَحْمَرِشٌ وجَحَامِرُ پانچویں حرف کو حذف کرنے کے ساتھ۔

جمع تصحیح: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے، اور جمع تصحیح کی دو قسمیں ہیں: جمع مذکر، جمع مؤنث۔

جمع مذکر: وہ جمع ہے جس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح ملایا گیا ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمِيْنَ اور **جمع مؤنث:** وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف، تاء کے ساتھ ملایا گیا ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ

تو جان لے کہ معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع قِلّت و جمع کثرت۔

جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے اور اس کے چار وزن ہیں: اَفْعُلٌ جیسے اَكْلُبٌ و اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ و اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ و فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ اور دونوں جمع تصحیح بغیر الف ولام کے یعنی مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمَاتٌ

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے اور اس کے اوزان وہ ہیں جو اِن چھ اوزان کے علاوہ ہیں۔

فصل

تو جان لے کہ اسم کے اعراب تین ہیں: رفع، نصب اور جَر۔ اسم متمکن کی، اقسامِ اعراب کے اعتبار سے، سولہ قسمیں ہیں:

اوّل: مفرد منصرف صحیح جیسے زَیْدٌ۔ دوم: مفرد منصرف جاری مَجْرٰی صحیح جیسے دَلْوٌ۔ سوم: جمع مکسّر منصرف جیسے رِجَالٌ۔ ان کا رفع ضمہ کے ساتھ ہو گا اور نصب فتح کے ساتھ اور جر کسرہ کے ساتھ جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ ودَلْوٌ و رِجَالٌ ورَأَیْتُ زَیْدًا ودَلْوًا ورِجَالًا ومَرَرْتُ بِزَیْدٍ ودَلْوٍ ورِجَالٍ

چہارم: جمع مؤنث سالم۔ اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہو گا اور نصب اور جر کسرہ کے ساتھ جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ ورَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ ومَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

۔ پنجم: غیر منصرف۔ وہ ایسا اسم ہے کہ جس میں منع صرف کے اسباب میں سے دو سبب ہوں اور منع صرف کے اسباب نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عُجمہ، جمع، ترکیب، وزنِ فعل اور الف و نون زائد تان جیسے عُمَرُ واَحْمَرُ وطَلْحَةُ وزَیْنَبُ واِبْرَاهِیْمُ ومَسَاجِدُ و مَعْدِیْکَرِبُ واَحْمَدُ وعِمْرَانُ ان کا رفع ضمہ کے ساتھ ہو گا اور نصب و جر فتحہ کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ عُمَرُ ورَأَیْتُ عُمَرَ و مَرَرْتُ بِعُمَرَ ششم: اسمائے سِتّہ مُکبَّرہ جس وقت کہ یائے متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں جیسے اَبٌ واَخٌ وحَمٌ وهَنٌ وفَمٌ وذُوْمَالٍ ان کا رفع واؤ کیساتھ ہو گا اور نصب الف کے ساتھ ہو گا اور جَر یاء کے ساتھ۔ جیسے جَاءَ اَبُوْكَ ورَأَیْتُ اَبَاكَ ومَرَرْتُ

بِأَبِيكَ۔ ہفتم: مثنی جیسے رَجُلَانِ۔ ہشتم: کِلَا و کِلْتَا جس وقت ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔ نہم: اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ ان کا رفع الف کے ساتھ ہوگا اور نصب و جر یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوگا جیسے جَاءَ رَجُلَانِ و کِلَاھُمَا واِثْنَانِ و رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ و کِلَیْھِمَا واِثْنَیْنِ ومَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ و کِلَیْھِمَا واِثْنَیْنِ دہم: جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ۔ گیارہویں قسم: اُولُوْ۔ بارہویں قسم: عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔ اِن کا رفع واوٗ ماقبل مضموم کے ساتھ ہوگا اور نصب و جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ واُولُوْ مَالٍ وعِشْرُوْنَ رَجُلًا ورَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ و اُولِیْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ واُولِیْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا۔ تیرہویں قسم: اسم مقصور اور وہ ایسا اسم ہے کہ جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے مُوْسٰی۔ چودہویں قسم: غیر جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِیْ ان کا رفع تقدیری ضمہ کیساتھ اور نصب تقدیری فتحہ کے ساتھ اور جر تقدیری کسرہ کے ساتھ ہوگا اور لفظوں میں ہمیشہ ایک جیسے ہوں گے جیسے جَاءَ مُوْسٰی وغُلَامِیْ ورَأَیْتُ مُوْسٰی وغُلَامِیْ ومَرَرْتُ بِمُوْسٰی وغُلَامِیْ پندرہویں قسم: اسم منقوص اور وہ ایسا اسم ہے جس کے اخیر میں یاء ماقبل مکسور ہو جیسے قَاضِیْ اس کا رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ ہوگا اور نصب لفظی فتحہ کے ساتھ ہوگا اور جر تقدیری کسرہ کے ساتھ ہوگا۔ جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ ورَأَیْتُ الْقَاضِیَ ومَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔ سولہویں قسم: جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو

جیسے مُسْلِمِیَّ اس کا رفع تقدیری واؤ کے ساتھ ہوگا اور نصب و جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا جیسے ھٰؤُلَآءِ مُسْلِمِیَّ جو کہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔ نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، واؤ اور یاء جمع ہو گئے، پہلا ساکن تھا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کو یاء میں اِدغام کر دیا مُسْلِمُیَّ ہو گیا میم کے ضمہ کو یاء کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا۔ رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

فصل

تو جان لے کہ مضارع کے اعراب تین ہیں: رفع، نصب اور جزم

فعل مضارع کی، اقسامِ اعراب کے اعتبار سے، چار قسمیں ہیں: اوّل: صحیح جو اُس ضمیر بارِز مرفوع سے خالی ہو جو تثنیہ، جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کیلئے ہو۔ اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوگا اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ جیسے ھُوَ یَضْرِبُ وَلَنْ یَّضْرِبَ وَلَمْ یَضْرِبْ دوم: مفرد معتل واوی جیسے یَغْزُوْ اور یائی جیسے یَرْمِیْ۔ ان کا رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ اور نصب لفظی فتحہ کے ساتھ ہوگا اور جزم لام کے حذف کے ساتھ۔ جیسے ھُوَ یَغْزُوْ وَیَرْمِیْ وَلَنْ یَّغْزُوَ وَلَنْ یَّرْمِیَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یَرْمِ: مفرد معتل الفی جیسے یَرْضٰی۔ اس کا رفع تقدیری ضمہ کے ساتھ اور نصب تقدیری فتحہ کے ساتھ اور جزم لام کے حذف کے ساتھ ہوگا۔ جیسے ھُوَ یَرْضٰی وَلَنْ یَّرْضٰی وَلَمْ یَرْضَ۔

چہارم: صحیح یا معتل، مذکورہ نُونوں اور ضمیروں کے ساتھ۔ ان کا رفع نون کے اثبات کے ساتھ ہوگا جیسا کہ تثنیہ میں تو کہے گا۔ هُمَا يَضْرِبَانِ وَيَغْزُوَانِ وَيَرْمِيَانِ وَيَرْضَيَانِ اور جمع مذکر میں تو کہے گا هُمْ يَضْرِبُونَ وَيَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ وَيَرْضَوْنَ اور واحد مونث حاضر میں تو کہے گا اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ وَتَغْزِيْنَ وَتَرْمِيْنَ وَتَرْضَيْنَ اور نصب و جزم نون کے حذف کے ساتھ ہوگا جیسا کہ تثنیہ میں تو کہے گا لَنْ يَّضْرِبَا وَلَنْ يَّغْزُوَا وَلَنْ يَّرْمِيَا وَلَنْ يَّرْضَيَا۔ وَلَمْ يَضْرِبَا وَلَمْ يَغْزُوَا وَلَمْ يَرْمِيَا وَلَمْ يَرْضَيَا اور جمع مذکر میں تو کہے گا لَنْ يَّضْرِبُوْا وَلَنْ يَّغْزُوْا وَلَنْ يَّرْمُوا وَلَنْ يَّرْضَوْا ۔ وَلَمْ يَضْرِبُوْا وَلَمْ يَغْزُوْا وَلَمْ يَرْمُوْا وَلَمْ يَرْضَوْا اور واحد مونث حاضر میں تو کہے گا لَنْ تَضْرِبِيْ وَلَنْ تَغْزِيْ وَلَنْ تَرْمِيْ وَلَنْ تَرْضَيْ وَلَمْ تَضْرِبِيْ وَلَمْ تَغْزِيْ وَلَمْ تَرْمِيْ وَلَمْ تَرْضَيْ۔

فصل

تو جان لے کہ اِعراب کے عوامل کی دو قسمیں ہیں: لفظی اور معنوی۔ لفظی کی پھر تین قسمیں ہیں: حروف، افعال اور اسماء۔ ان کو ہم تین بابوں میں ذکر کریں گے انشاء اللہ۔

باب اوّل

حروفِ عاملہ کے بارے میں، اور اس میں دو فصلیں ہیں:

فصل اوّل: اُن حروف کے بارے میں جو اسم میں عمل کرنے والے

ہیں۔ ان حروف کی پانچ قسمیں ہیں۔

قسم اوّل، حروفِ جر: اور وہ سترہ ہیں: بَا وَمِنْ وإِلَى وحَتّٰى وفِيْ ولَامٌ ورُبَّ وواوِ قسم و تاءِ قَسم وعَنْ وعَلٰى وکافِ تشبیہ ومُذْ ومُنْذُ وحَاشَا وخَلَا وعَدَا یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اسکے آخری (حرف) کو جَر دیتے ہیں۔ جیسے اَلْمَالُ لِزَيْدٍ۔

دوم، حروفِ مشبہ بفعل: اور وہ چھ ہیں: اِنَّ واَنَّ و کَأَنَّ ولٰکِنَّ ولَيْتَ ولَعَلَّ۔ یہ حروف منصوب اسم اور مرفوع خبر چاہتے ہیں۔ جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔ زید کو اِنَّ کا اسم اور قَائِمٌ کو اِنَّ کی خبر کہتے ہیں۔

تو جان لے کہ اِنَّ واَنَّ حروفِ تحقیق ہیں، کَأَنَّ حرفِ تشبیہ لٰکِنَّ حرفِ اِستدراک، لَيْتَ حرفِ تمنّی اور لَعَلَّ حرفِ ترجّی ہے۔

تیسری قسم، مَا ولَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ اور وہ دونوں لَيْسَ والا عمل کرتے ہیں جیسے تو کہے مَا زَيْدٌ قَائِمًا زید مَا کا اسم ہے اور قَائِمًا اسکی خبر ہے۔

چوتھی قسم، لائے نفی جنس: اس لَا کا اسم اکثر مضاف اور منصوب ہوتا ہے، اور اس کی خبر مرفوع ہوتی ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ، اگر لَا کا اسم نکرہ مفرد ہو تو فتحہ پر مبنی ہوگا۔ جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ اور اگر لَا کے بعد معرفہ ہو تو لَا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہوگا اور لَا مُلْغٰی ہوگا یعنی عمل نہیں کرے گا اور وہ معرفہ، مبتدا کی وجہ سے مرفوع ہوگا جیسے لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو اور اگر لَا کے بعد نکرہ مفرد ہو اور وہ

دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرّر رہو، تو اس میں پانچ صورتیں جائز ہیں: جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ولَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ ولَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ ولَا حَوْلٌ ولَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ولَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ۔

پانچویں قسم، حروفِ نداء: اور وہ پانچ ہیں: یَا و اَیَا و ھَیَا و اَیْ و ہمزہ مفتوحہ، اور یہ حروف منادیٰ مضاف کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے یَا عَبْدَ اللّٰهِ اور مشابہ مضاف کو بھی نصب دیتے ہیں۔ جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا اور اسی طرح نکرہ غیر معین کو بھی نصب دیتے ہیں۔ جیسا کہ اندھا کہے یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ اور منادیٰ مفرد معرفہ علامتِ رفع پر مبنی ہوگا۔ جیسے: یَا زَیْدُ و یَا زَیْدَانِ و یَا مُسْلِمُوْنَ و یَا مُوْسیٰ و یَا قَاضِیْ۔

تُو جان لے کہ اَیْ اور ہمزہ نزدیک کیلئے اور اَیَا اور ھَیَا دور کیلئے ہیں اور یَا عام ہے۔

فصل دوم:

فعل مضارع میں عمل کرنیوالے حروف کے بارے میں؛ اور ان حروف کی دو قسمیں ہیں:

قسم اوّل: وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں اور وہ چار ہیں:

اوّل، اَنْ: جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ اور اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے یعنی اُرِیْدُ قِیَامَكَ اور اسی وجہ سے اس کو ''اَنْ مصدریہ'' کہتے ہیں۔

دوم، لَنْ: جیسے لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ اور "لَنْ" نفی کی تاکید کیلئے ہے۔

سوم، کَیْ: جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

چہارم، اِذَنْ: جیسے اِذَنْ اُکْرِمَكَ اُس شخص کے جواب میں جو کہے: اَنَا اٰتِیْكَ غَدًا۔

تو جان لے کہ اَنْ چھ حروف کے بعد مقدّر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے: حَتّٰی کے بعد جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ لام جَحد کے بعد جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ اُس اَوْ کے بعد جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو جیسے لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ واوِ صَرف کے بعد، لامِ کَیْ کے بعد اور اس فاء کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں ہو؛ وہ چھ چیزیں یہ ہیں: امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی وعرض اور انکی مثالیں مشہور ہیں۔

قسم دوم: وہ حروف جو فعل مضارع کو جَزم دیتے ہیں اور وہ پانچ ہیں: "لَمْ ولَمَّا ولامِ امر ولائے نہی واِنْ شرطیہ"۔ جیسے لَمْ یَنْصُرْ ولَمَّا یَنْصُرْ و لِیَنْصُرْ ولَا تَنْصُرْ واِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ جان لے کہ اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ پہلے جملے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں اور اِنْ مستقبل کیلئے ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور اس جگہ جَزم تقدیری ہے کیونکہ ماضی معرب نہیں ہے۔

تو جان لے کہ جب شرط کی جزاء جملہ اسمیہ ہو یا امر ہو یا نہی ہو یا دعا ہو تو جزاء میں فاء کا لانا ضروری ہے جیسا کہ تو کہے گا اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ

مُکْرَمٌ وإنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ وإنْ اَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ وإنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا

دوسرا باب

افعال کے عمل میں

تو جان لے کہ کوئی فعل غیر عامل نہیں ہے اور عمل کرنے کے اعتبار سے افعال کی دو قسمیں ہیں:

قسم اول: فعل معروف

تو جان لے کہ فعل معروف چاہے لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ وَضَرَبَ عَمْرٌو اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے: اول: مفعول مطلق کو جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا وَضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا دوم: مفعول فیہ کو جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَجَلَسْتُ فَوْقَكَ سوم: مفعول معہ کو جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ چہارم: مفعول لہٗ کو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ وَضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا پنجم: حال کو جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ششم: تمیز کو جس وقت فاعل کی طرف فعل کی نسبت میں کوئی ابہام ہو جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا بہر حال فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اور یہ عمل فعل لازم کیلئے نہیں ہے۔

فصل:

تو جان لے کہ فاعل وہ اسم ہے کہ جس سے پہلے کوئی ایسا فعل ہو جو اس

اسم کی طرف اس طور پر منسوب ہو کہ فعل کا قیام اس اسم کی وجہ سے ہو جیسے زَیْدٌ، ضَرَبَ زَیْدٌ میں۔ اور مفعول مطلق ایسا مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے معنی میں ہو جیسے ضَرْبًا، ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں اور قِیَامًا، قُمْتُ قِیَامًا میں۔ اور مفعول فیہ ایسا اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو۔ اس کو ظرف بھی کہتے ہیں، اور ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زمان جیسے یَوْمَ، صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ میں، اور ظرفِ مکان جیسے عِنْدَ، جَلَسْتُ عِنْدَکَ میں۔

اور مفعول مَعَہٗ وہ اسم ہے جو ایسے واؤ کے بعد ذکر ہو جو مَعَ کے معنی میں ہو جیسے وَالْجُبَّاتِ، جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ میں اور مفعول لہٗ وہ اسم ہے جو اس چیز پر دلالت کرے جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے اِکْرَامًا، قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ میں۔ اور حال وہ اسمِ نکرہ ہے جو فاعل کی ہیئت پر دلالت کرے جیسے رَاکِبًا، جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا میں، یا مفعول کی ہیئت پر جیسے مَشْدُوْدًا، ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا میں یا دونوں کی ہیئت پر جیسے رَاکِبَیْنِ، لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ میں۔ فاعل اور مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں۔ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو پھر حال کو (ذوالحال پر) مقدم رکھتے ہیں جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ اور حال کبھی جملہ بھی ہوتا ہے جیسے رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ۔

تمیز وہ اسم ہے جو ابہام کو دُور کرے عدد سے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا، یا وزن سے جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یا کیل سے جیسے عِنْدِیْ

قَفِيْزَانِ بُرًّا یامَساحت سے جیسے مَا فِي السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا۔

تو جان لے کہ یہ تمام منصوبات جملہ کے پورا ہونے کے بعد ہوتے ہیں اور جملہ فعل اور فاعل کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے کہتے ہیں: اَلْمَنْصُوْبُ فَضْلَةٌ (یعنی اسمِ منصوب ایک زائد چیز ہے)۔

فصل:

تو جان لے کہ فاعل کی دو قسمیں ہیں: مُظْہَر جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ اور مُضْمَر بارِز جیسے ضَرَبْتُ اور مُستَتِر یعنی پوشیدہ جیسے زَيْدٌ ضَرَبَ۔ ضَرَبَ کا فاعل هُوَ ہے جو ضَرَبَ میں چھپا ہوا ہے۔ تو جان لے کہ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو یا مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل میں علامتِ تانیث لانا ضروری ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ اور هِنْدٌ قَامَتْ اَيْ هِيَ اور فاعل مُظہر مؤنث غیر حقیقی میں اور مُظہر جمع تکسیر میں دو صورتیں جائز ہیں: جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ وطَلَعَتِ الشَّمْسُ وقَالَ الرِّجَالُ وقَالَتِ الرِّجَالُ

قسم دوم، فعل مجہول

تو جان لے کہ فعل مجہول، فاعل کے بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی کو نصب دیتا ہے جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَادِيْبًا وَالْخَشَبَةَ اور فعل مجہول کو فعل مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ کہتے ہیں اور اسکے مرفوع کو مفعول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ کہتے ہیں۔

فصل:

تو جان لے کہ فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں:

اوّل: ایک مفعول کی طرف متعدی ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا

دوم: دو مفعول کی طرف متعدی ہو کہ ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز ہو جیسے اَعْطٰی اور وہ افعال جو اَعْطٰی کے معنی میں ہوں، جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا اور اس جگہ اَعْطَیْتُ زَیْدًا بھی جائز ہے۔

سوم: دو مفعول کی طرف متعدی ہو کہ ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو اور یہ ''افعالِ قلوب'' میں ہے جیسے عَلِمْتُ وظَنَنْتُ وحَسِبْتُ وخِلْتُ وزَعَمْتُ ورَأَیْتُ ووَجَدْتُ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا وظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا

چہارم: تین مفعول کی طرف متعدی ہو جیسے اَعْلَمَ وَاَرٰی وَاَنْبَأَ وَاَخْبَرَ وخَبَّرَ ونَبَّأَ وحَدَّثَ جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا

تو جان لے کہ یہ تمام مفعولات مفعول بہ ہیں۔ بابِ عَلِمْتُ میں مفعولِ دوم کو، بابِ اَعْلَمْتُ میں مفعولِ سوم کو اور مفعول لَہٗ اور مفعول مَعَہٗ کو نائب فاعل کی جگہ پر نہیں رکھ سکتے اور دوسروں کو کبھی رکھ سکتے ہیں نیز بابِ اَعْطَیْتُ میں مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ کی جگہ پر مفعول دوم کے بجائے مفعول اول کو لانا زیادہ بہتر ہے۔

فصل

تو جان لے کہ افعالِ ناقصہ سترہ ہیں:

كَانَ وصَارَ وظَلَّ وبَاتَ واَصْبَحَ واَضْحٰى واَمْسٰى وعَادَ واٰضَ وغَدَاو رَاحَ ومَازَال وَمَا انْفَكَّ ومَا بَرِحَ ومَا فَتِئَ ومَا دَامَ ولَيْسَ

یہ افعال، اکیلے فاعل سے مکمل نہیں ہوتے اور کسی خبر کے محتاج ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کو "ناقصہ" کہتے ہیں۔ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسند الیہ کو رفع دیتے ہیں اور مُسْنَد کو نصب۔ جیسے **كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا** مرفوع کو **كَانَ** کا اسم کہتے ہیں اور منصوب کو **كَانَ** کی خبر۔ باقی افعال کو اسی پر قِیاس کر لے۔

تو جان لے کہ ان میں سے بعض افعال، بعض حالتوں میں اکیلے فاعل کے ساتھ مکمل ہو جاتے ہیں۔ جیسے **كَانَ مَطَرٌ** (بارش ہوئی) یہ **حَصَلَ** کے معنی میں ہے اور اس کو **كَانَ** تامہ" کہتے ہیں اور **كَانَ** "زائدہ" بھی ہوتا ہے۔

فصل

تُو جان لے کہ اَفعالِ مُقارَبہ چار ہیں:

عَسٰى و كَادَو كَرَبَ واَوْشَكَ اور یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ **كَانَ** کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مگر یہ کہ ان کی خبر

فعل مضارع ہوتی ہے اَنْ کے ساتھ۔ جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ بغیر اَنْ کے جیسے عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ اور کبھی فعل مضارع اَنْ کے ساتھ عَسٰی کا فاعل ہوتا ہے اور خبر کی ضرورت نہیں پڑتی (اسکو "عَسٰی تامہ" کہتے ہیں)۔ جیسے عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ یہ فعل مضارع اَنْ کیساتھ رفع کی جگہ میں ہے اور مصدر کے معنی میں ہے۔

فصل

تُو جان لے کہ افعال مدح وذم چار ہیں:

نِعْمَ وحَبَّذَا مدح کیلئے ہیں اور بِئْسَ وسَاءَ ذم کیلئے ہیں اور جو (اسم)، فاعل کے بعد ہو اُس کو "مخصوص بالمدح" یا "مخصوص بالذّم" کہتے ہیں اور شرط یہ ہے کہ فاعل مُعرَّف باللّام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ یا مُعرّف باللّام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ یا ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی نکرہ منصوبہ کے ساتھ تمیز لائی گئی ہو۔ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ۔ نِعْمَ کا فاعل ھُوَ ہے جو نِعْمَ میں مستتر ہے اور رَجُلًا تمیز ہونے کی بناء پر منصوب ہے کیونکہ ھُوَ مبہم ہے۔ اور حَبَّذَا زَیْدٌ۔ حَبَّ فعل مدح ہے، ذَا فاعل ہے اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔ اسی طرح بِئْسَ الرَّجُلَ زَیْدٌ وسَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو

فصل

تُو جان لے کہ ثلاثی مجرّد کے ہر مصدر سے افعال تعجب کے دو صیغے

نکلتے ہیں:

اوّل، مَا اَفْعَلَهٗ: جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (کیا ہی اچھا ہے زید!)۔ اس کی تقدیر اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا ہے۔ مَا، اَیُّ شَیْءٍ کے معنی میں ہے اور مبتدا واقع ہونے کی وجہ سے رفع کی جگہ میں ہے، اَحْسَنَ مبتدا کی خبر ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہے اور اَحْسَنَ کا فاعل ھُوَ ہے جو اس کے اندر مستتر ہے اور زَیْدًا مفعول بہ ہے۔

دوم، اَفْعِلْ بِهٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ۔ اَحْسِنْ امر کا صیغہ ہے، خبر کے معنی میں ہے۔ اس کی تقدیر اَحْسَنَ زَیْدٌ ہے یعنی صَارَ ذَا حُسْنٍ اور باء زائدہ ہے۔

باب سوم

اسماء عاملہ کے عمل میں اور اس کی گیارہ قسمیں ہیں:

اوّل، اسماء شرطیہ اِنْ کے معنی میں: اور وہ نو ہیں "مَنْ و مَا و اَیْنَ و مَتٰی و اَیُّ و اَنّٰی و اِذْمَا و حَیْثُمَا و مَهْمَا فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ و مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ و اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ و مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ و اَیُّ شَیْءٍ تَأْکُلْ اٰکُلْ و اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ و اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ و حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ و مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ

دوم، اسماء افعال ماضی کے معنی میں: جیسے هَیْهَاتَ و شَتَّانَ و سَرْعَانَ۔ اسم کو فاعل ہونے کی بناء پر رفع دیتے ہیں جیسے هَیْهَاتَ یَوْمُ

الْعِيدِ اَیْ بَعْدَ۔

سوم، اسماء افعال امر حاضر کے معنی میں: جیسے رُوَیْدَ وبَلْهَ وحَيَّهَلْ وعَلَيْكَ ودُوْنَكَ وهَا اِسم کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا اَیْ اَمْهِلْهُ۔

چہارم، اسم فاعل: جبکہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو فعل معروف والا عمل کرتا ہے بشرطیکہ اُس نے اعتماد کیا ہوا ہو اُس لفظ پر جو اُس سے پہلے ہو اور وہ لفظ یا تو مبتدا ہوگا، لازم میں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ اور متعدی میں جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا یا موصوف ہوگا جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا یا موصول ہوگا جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اَبُوْهُ وجَاءَنِی الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا یا ذو الحال ہوگا جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا یا ہمزۂ استفہام ہوگا جیسے اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا یا حرفِ نفی ہوگا جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ جو عمل قَامَ اور ضَرَبَ کرتا ہے وہی عمل قَائِمٌ اور ضَارِبٌ بھی کرتا ہے۔

پنجم، اسم مفعول: جو کہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو فعل مجہول والا عمل کرتا ہے اعتمادِ مذکور کی شرط کے ساتھ جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ وعَمْرٌو مُعْطىً غُلَامُهُ دِرْهَمًا وبَكْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُهُ فَاضِلًا وخَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا جو عمل کہ ضُرِبَ واُعْطِیَ وعُلِمَ واُخْبِرَ کرتا ہے وہی عمل مَضْرُوْبٌ ومُعْطىً ومَعْلُوْمٌ ومُخْبَرٌ کرتا ہے۔

ششم، صفتِ مشبہ: اپنے فعل والا عمل کرتی ہے اعتماد مذکور کی شرط کے ساتھ جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ عمل کہ حُسن کرتا تھا حَسَنٌ بھی کرتا ہے۔

ہفتم، اسم تفضیل: اس کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے: مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یا الف و لام کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ یا اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ اور اسم تفضیل کا عمل فاعل میں ہوتا ہے، یہاں اَفْضَلُ کا فاعل ھُوَ ہے جو اِس میں مستتر ہے۔

ہشتم، مصدر: بشرطیکہ مفعولِ مطلق نہ ہو اپنے فعل والا عمل کرتا ہے، جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا۔

نہم، اسم مضاف: مضاف الیہ کو جرّ دیتا ہے جیسے جَاءَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ تو جان لے کہ اس جگہ حقیقت میں لام مقدّر ہے کیونکہ اس کی تقدیر غُلَامٌ لِّزَیْدٍ ہے۔

دہم، اسم تام: تمیز کو نصب دیتا ہے اور اسم کا تام ہونا یا تنوین کے ساتھ ہوگا جیسے مَا فِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا یا تقدیرِ تنوین کے ساتھ جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا، و زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْكَ مَالًا یا نونِ تثنیہ کے ساتھ جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا یا نونِ جمع کیساتھ جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا یا مشابہ نونِ جمع کے ساتھ جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا تا تِسْعُوْنَ یا اضافت کے ساتھ جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا

یازدہم، اسماء کنایہ از عدد: اور وہ دو لفظ ہیں: کَمْ و کَذَا۔ کَمْ کی دو قسمیں ہے: استفہامیہ و خبریہ۔ کَمْ استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے اور کَذَا بھی۔ جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ، وعِنْدِیْ كَذَا دِرْهَمًا کَمْ خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ و کَمْ دَارٍ بَنَيْتُهُ کبھی مِنْ جارہ، کَمْ خبریہ کی تمیز پر داخل ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ۔

قسم دوم، عواملِ معنویہ میں: تو جان لے کہ عوامل معنویہ کی دو قسمیں ہیں:

اوّل: "ابتداء" یعنی اسم کا لفظی عوامل سے خالی ہونا اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ یہاں کہتے ہیں کہ زَيْدٌ مبتدا ہے جو ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے اور قَائِمٌ مبتدا کی خبر ہے جو ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اس جگہ دو مذہب اور ہیں: ایک یہ کہ ابتداء عامل ہے مبتدا میں اور مبتدا خبر میں، دوسرا یہ کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک عامل ہے دوسرے میں۔

دوم: فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا فعل مضارع کو رفع دیتا ہے جیسے يَضْرِبُ زَيْدٌ یہاں يَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ ناصب و جازم سے خالی ہے۔

(اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے نحو کے عوامل پورے ہو گئے)

خاتمہ

متفرق فوائد کے بیان میں جن کا جاننا ضروری ہے اور اس کی تین فصلیں ہیں:

فصل اوّل ۔ "توابع" ۔ میں:

تو جان لے کہ تابع وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ کے لحاظ سے دوسرا ہو نیز پہلے لفظ کا اعراب اس پر آیا ہو ایک ہی جہت سے۔ پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں۔ اور تابع کا حکم یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کے موافق ہوتا ہے اور تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

اوّل، صفت: صفت وہ تابع ہے جو دلالت کرے اس معنی پر جو متبوع میں ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ یا اس معنی پر جو متبوع کے متعلق میں ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ مثلاً اَبُوْہٗ۔ صفت کی قسمِ اول دس چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے: تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، افراد وتثنیہ وجمع، اور رفع ونصب وجر جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ ورَجُلَانِ عَالِمَانِ ورِجَالٌ عَالِمُوْنَ وامْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ وامْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ ونِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ بہر حال دوسری قسم پانچ چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے: تعریف وتنکیر، اور رفع ونصب وجر جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہٗ۔

تو جان لے کہ جملہ خبریہ کو نکرہ کی صفت بنا سکتے ہیں جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ

اَبُوْہُ عَالِمٌ اور اِس جملہ میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو نکرہ کی طرف لوٹنے والی ہو۔

دوم، تاکید: تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کے حال کو پکا کر دے نسبت میں یا شمول میں تاکہ سننے والے کو شک نہ رہے اور تاکید کی دو قسمیں ہیں: لفظی و معنوی۔

تاکید لفظی لفظ کے تکرار کے ساتھ ہوتی ہے۔ جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ وضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ و اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اور تاکید معنوی آٹھ لفظوں کے ساتھ ہوتی ہے تَفْسٌ، وعَیْنٌ، و کِلَا و کِلْتَا، و کُلٌّ، واَجْمَعُ، واَکْتَعُ، واَبْتَعُ، واَبْصَعُ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ وجَاءَنِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا وَجَاءَنِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُم اور عَیْنٌ کو اسی پر قیاس کر لے۔ وجَاءَنِی الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا وَالْھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا کِلَا وکِلْتَا مثنیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔ وَجَاءَنِی الْقَوْمُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ واَکْتَعُوْنَ واَبْتَعُوْنَ واَبْصَعُوْنَ۔ تو جان لے کہ اَکْتَعُ واَبْتَعُ واَبْصَعُ "اَجْمَعُ" کے تابع ہیں، یہ اَجْمَعُ کے بغیر اور اَجْمَعُ سے پہلے نہیں آتے۔

سوم، بدل:

بدل وہ تابع ہے کہ نسبت سے مقصود وہی ہو، اور اِس کی چار قسمیں ہیں: بدل الکل، بدل الاشتمال، بدل الغلط اور بدل البعض۔

بدل الکل: وہ بدل ہے جس کا مَدلُول، مُبدَل مِنہ کا مدلول ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ

بدل البعض: وہ بدل ہے جس کا مدلول، مبدل منہ کا جزو ہو۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُہٗ

بدل الاشتمال: وہ بدل ہے جس کا مدلول، مبدل منہ کا متعلق ہو۔ جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ

بدل الغلط: وہ بدل ہے جسے غلط لفظ کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کریں۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ

چہارم، عطف بحرف:

اور یہ وہ تابع ہے جو حرفِ عطف کے بعد آئے اور نسبت میں اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو اور حروفِ عطف دس ہیں جن کو فصلِ سوم میں ذکر کریں گے انشاء اللہ۔ اور اس (عطف بحرف) کو عطفِ نَسَق بھی کہتے ہیں۔

پنجم، عطفِ بیان:

اور وہ ایسا غیر صفت تابع ہے جو متبوع کو واضح کردے جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ جس وقت کہ عَلَم کے ساتھ زیادہ مشہور ہو اور جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو جس وقت کہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہو۔

فصل دوم، منصرف وغیر منصرف کے بیان میں:

منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صَرف کے اسباب میں سے کوئی سبب نہ ہو۔

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صَرف کے اسباب میں سے دو سبب ہوں۔

منع صرف کے اسباب نو ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرِفہ، عُجمہ، جمع، ترکیب، وزنِ فعل اور الف ونون زائد تان۔ چناں چہ عُمَرُ میں عدل اور علَم ہے، ثُلٰثُ و مَثْلَثُ میں صفت اور عدل ہے، طَلْحَۃُ میں تانیث اور علَم ہے، زَیْنَبُ میں تانیث معنوی اور علَم ہے، حُبْلٰی میں تانیث ہے الف مقصورہ کے ساتھ، حَمْرَآءُ میں تانیث ہے الفِ ممدودہ کے ساتھ اور یہ مؤنث دو سببوں کے قائم مقام ہے، بَعْلَبَکُّ میں ترکیب اور علَم ہے، اَحْمَدُ میں وزنِ فعل اور علَم ہے سَکْرَانُ میں الف ونون زائد تان اور وصف ہے اور عُثْمَانُ میں الف ونون زائد تان اور علَم ہے۔ غیر منصرف کی (مکمل) تحقیق دوسری کتابوں سے معلوم ہوگی۔

فصل سوم: حروفِ غیر عاملہ میں، اور اسکی سولہ قسمیں ہیں:

اوّل، حروفِ تنبیہ: اور وہ تین ہیں: اَلَا و اَمَا و ھَا۔ **دوم، حروفِ ایجاب:** اور وہ چھ ہیں: نَعَمْ وبَلٰی وَاَجَلْ واِیْ وجَیْرِ واِنَّ **سوم، حروفِ تفسیر:** اور وہ دو ہیں: اَیْ واَنْ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرٰاھِیْمُ **چہارم، حروف مصدریہ:** اور وہ تین ہیں: مَا واَنْ واَنَّ۔ مَا اور اَنْ فعل پر داخل ہوتے ہیں تاکہ فعل مصدر کے معنی میں ہو جائے **پنجم، حروفِ تحضیض:** اور وہ چار ہیں: اَلَّا و ھَلَّا ولَوْلَا ولَوْمَا۔ **ششم، حرف**

توقع: اور وہ قَدْ ہے۔ یہ فعل ماضی میں تحقیق کیلئے نیز ماضی کو حال کے قریب کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ اور مضارع میں (عموماً) تقلیل کیلئے ہوتا ہے۔ ہفتم، حروفِ استفہام: اور وہ تین ہیں: مَا و ہمزہ و ھَلْ۔ ہشتم، حرفِ رَدْع: اور وہ کَلَّا ہے بمعنی ــ"روکنا"ــ، نیز حَقًّا (تحقیق) کے معنی میں بھی آیا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ نہم، تنوین: اور وہ پانچ ہیں: تمکّن: جیسے زَیْدٌ، تنکیر جیسے صَهٍ اَیْ اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا حال صَه بغیر تنوین کے ہو تو پھر اس کے معنی یہ ہیں اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْاٰنَ، عِوَض: جیسے یَوْمَئِذٍ مقابلہ: جیسے مُسْلِمَاتٌ اور ترنّم جو کہ شعروں کے آخر میں ہوتی ہے۔ جیسے

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

تنوین ترنم؛ اسم، فعل اور حرف پر داخل ہوتی ہے جبکہ پہلی چار تنوینیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔ دہم، نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ، جو فعل مضارع کے آخر میں ہوتی ہے: جیسے اِضْرِبَنَّ و اِضْرِبَنْ گیارہویں، حروفِ زیادت: اور وہ آٹھ حرف ہیں: اِنْ و اَنْ و مَا و لَا و مِنْ و کاف و با و لام۔ آخری چار کو حروفِ جر میں ذکر کر دیا گیا ہے بارہویں، حروفِ شرط: اور وہ دو ہیں: اَمَّا و لَوْ۔ اَمَّا تفسیر کیلئے ہوتا ہے اور اس کے جواب میں فاء لازم ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ لَوْ دوسرے کی نفی کیلئے ہوتا ہے پہلے کے نہ ہونے کی وجہ سے۔ جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ

لَفَسَدَتَا۔ تیرہویں قسم، لَوْلَا: اور وہ وضع کیا گیا ہے دوسرے کی نفی کیلئے پہلے کے ہونے کی وجہ سے۔ جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ۔ چودہویں قسم، لام مفتوحہ برائے تاکید: جیسے لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو پندرہویں قسم، مَا بمعنی مَا دَامَ: جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ سولہویں قسم، حروفِ عطف: اور وہ دس ہیں: واوٌ وفاو ثُمَّ وحَتّٰی واِمَّا واَوْ واَمْ ولا وبَلْ ولٰکِنْ

نحو میر کا ترجمہ ختم ہوا بحمد اللہ تعالیٰ

مستثنیٰ کی بحث

(جو کہ نحو میر کی کتاب میں نہیں تھی طلباء کے فائدے کیلئے بڑھا دی گئی)

تو جان لے کہ مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو اِلَّا اور اس کے اَخوات یعنی غَیْرَ وسِوٰی وسِوَاءٌ وحَاشَا وخَلَا وعَدَا ومَا خَلَا ومَا عَدَا ولَیْسَ ولَا یَکُوْنُ کے بعد مذکور ہو، تاکہ ظاہر ہو جائے کہ جو (حکم) اس کے ماقبل کی طرف منسوب ہے، وہ مستثنیٰ کی طرف منسوب نہیں ہے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں: متصل و منقطع۔

متصل: وہ (مستثنیٰ) ہے جو لفظِ اِلَّا اور اس کے اَخوات (یعنی ہم جنس) کے ذریعہ متعدّد سے خارج کیا گیا ہوا۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا چناں چہ زید جو کہ قوم میں داخل تھا، آنے کے حکم سے خارج کر دیا گیا۔

منقطع: وہ (مستثنیٰ) ہے جو اِلَّا اور اس کے اَخوات کے بعد مذکور ہو اور متعدد سے خارج نہ کیا گیا ہو اس لئے کہ مستثنیٰ، مستثنیٰ مِنْہُ میں داخل نہیں ہوتا جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ گدھا قوم میں داخل نہیں تھا۔

تو جان لے کہ مستثنیٰ کے اِعراب کی چار قسمیں ہیں:

اَوّل: اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلامِ موجب میں واقع ہو پھر مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہو گا۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا اور ''کلامِ موجب'' وہ (کلام) ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو اور اسی طرح غیر موجب میں

اگر مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدّم کریں گے تو بھی منصوب پڑھیں گے جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ اور منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اور اگر مستثنیٰ خَلَا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے مذہب پر منصوب ہوگا اور مَا خَلَا و مَا عَدَا ولَیْسَ ولَا یَکُوْنُ کے بعد ہمیشہ منصوب ہوگا۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا و عَدَا زَیْدًا الخ۔

دوم: اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو پھر اس میں دو صورتیں جائز ہیں: ایک یہ کہ مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا، دوسرا یہ کہ اپنے ماقبل سے بدل ہوگا۔ جیسے مَا جَاءَنِی اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا و اِلَّا زَیْدٌ۔

سوم: مستثنیٰ مُفَرَّغ ہو یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو تو اس صورت میں اِلَّا کے مستثنیٰ کا اعراب عوامل کے بدلنے سے بدل جائے گا۔ جیسے مَا جَاءَنِی اِلَّا زَیْدٌ و مَا رَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا و مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ۔

چہارم: مستثنیٰ لفظِ غَیْرَ و سِوٰی و سِوَاءَ کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ کو مجرور پڑھیں گے اور حَاشَا کے بعد اکثر علماء کے مذہب پر مجرور ہوگا اور بعضوں نے نصب بھی جائز کہا ہے۔ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ و سِوٰی زَیْدٍ و سِوَاءَ زَیْدٍ و حَاشَا زَیْدٍ۔

تو جان لے کہ مذکورہ تمام صورتوں میں لفظ غَیْرَ کا اِعراب مستثنیٰ بِاِلَّا کے

اعراب کی طرح ہے ۔جیسا کہ تُو کہے: جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وغَیْرَ حِمَارٍ ومَا جَاءَنِیْ غَیْرَ زَیْدٍنِ الْقَوْمُ ومَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ وَغَیْرُ زَیْدٍ ومَا جَاءَنِیْ غَیْرُ زَیْدٍ وَمَا رَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ وَمَا مَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ۔

تو جان لے کہ لفظِ غَیْر صفت کیلئے وضع کیا گیا ہے اور کبھی استثناء کیلئے آتا ہے جیسا کہ اِلَّا استثناء کیلئے۔

وضع کیا گیا ہے اور کبھی صفت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا غَیْرُ اللّٰهِ اور اسی طرح لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

تمّت

بفضلِ اللہ عزوجل ورحمتہ

النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

مدارسِ عربیہ میں علمِ نحو سے متعلقہ داخلِ نصاب ایک بنیادی رسالہ

نحو میر

(اردو)

تالیف

زین الدین ابوالحسن علی بن محمد بن علی، المعروف میر سید شریف جرجانی

(816ھ)

اردو ترجمہ

محمد عبد القادر جیلانی

خرّیج: مدرسہ عربیہ رائے ونڈ (لاہور)

تخصص فی الافتاء: جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا (خانیوال)

تمرینِ افتاء: دار الافتاء جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی

تخصص فی الحدیث الشریف: جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی